سنہ ۱۳۰۹

فی قصصہم عبرة لاولی الالباب

بسعی و المنة که درین زمان میمنت اقتران و
اوان سعادت توامان این کارنامه نادر وقعات غریبه عجیبه

تواریخ عجیبہ

موسوم بہ

سوانح احمدی

مولفہ جناب منشی محمد جعفر صاحب تھانیسری بعد نظر ثانی و تصحیح تمام
جناب مولوی امجد علی صاحب دہلوی سلمہ اللہ القوی

در مطبع فاروقی دہلی باہتمام
محمد معظم طبع شد

قیمت فی جلد
جلد ۱۰۰۰
۱۰۱

اُسکو ضرورت ہوئی وہ خود بخود مہیا ہوگیا - اس سے بڑھکر جب یہ دو ہزار غازیون کو بہ ارادہ جنگ سکھان ساتھ لیکر براہ سندھ و قندہار و کابل و پشاور یاغستان مین پہنچا اسکے پاس نہ کمسریٹ تھی نہ خزانہ اور نہ میڈیکل اسٹاف اور نہ سلح خانہ اسکے لشکر مین دونو وقت پیٹ بھر کر کھانا ملنا ایسا شاذ نادر تھا جیسے ہم لوگون کو کبھی اتفاق سے فاقہ ہوجاتا ہے مگر مثل صحابہ رسول اللہ کے اسکے ساتھ ایک ایسی فرمانبردار اور جان نثار قوم ہندوستانی مجاہدین کی موجود تھی جنہون نے برسون رنج راحت اور سرد و گرم اور فتح و شکست اور بھوکھ پیاس مین ایسی ثابت قدمی اور استقلال سے روز اخیر تک اُسکا ساتھ دیا ہے کہ جنکا نظیر سوائے صحابہ رسول کریم کے تواریخ اسلام مین اور کوئی پایا نہین جاتا - سب سے عجیب بات یہ ہے کہ اس فرقہ کو سوائے حصول رضامندی باری تعالی کے نہ کبھی فتح کی خوشی اور نہ کبھی شکست کا غم ہوا - انکا ہر متنفس جام شہادت کا ایسا عاشق جیسے فرہاد شیرین کا اور مجنون لیلی کا - بوجہ اپنی پاک باطنی اور صفائی قلب اور توکل اور زہد اور اُلو العزمی کے اس بے نظیر بزرگ کو پولٹیکل پیچیدگیون اور علم فن جنگ کی طرف بالکل توجہ نہ تھی انہین دونو نقصون نے اُسکے بنے بنائے کام کو بگاڑ کر آخر اُسکو بالاکوٹ مین وہ دن دکھایا کہ جسکی یاد سے آجتک ہزارون خلقت کے دل دُکھتے ہین - اگر ان سب خوبیون کے ساتھ جو اُسکی ذات مقدس مین موجود تھین فن ملک گیری اور فن جنگ بھی ہوتا تو وہ اس موجودہ نسل کے پیدا ہونے سے پہلے پنجاب کیا بلکہ ساری دنیا کا بادشاہ ہوا ہوتا - اس سوانح اور نیز مکتوبات منسلکہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سید صاحب کا سرکار انگریزی سے جہاد کرنیکا ہرگز ارادہ نہین تھا وہ اس آزاد عملداری کو اپنی ہی عملداری سمجھتے تھے اور اسمین شک نہین کہ اگر سرکار انگریزی اُسوقت سید صاحب کے خلاف ہوتی تو ہندوستان سے سید صاحب کو کچھ بھی مدد نہ پہنچتی مگر سرکار انگریزی اُسوقت دل سے چاہتی تھی کہ سکھون کا زور کم ہو ۔

قریب چار ہزار صفحون کے مختلف مؤلفون کے لکھے ہوئے سوانح میرے سامنے موجود ہین مگر لوگونکی بے ہیچ اور کم مائگی اور عدم فرصتی پر لحاظ کرکے مینے اُن پھولون کے تختارون سے جو میرے سامنے میز پر رکھے ہین اُردو زبان کے بھبکے مین رکھکر سب تازی اور شیرازی پھولونکا عطر کھینچ لیا ہے تاکہ ہر ایک کہنہ و مہ اسکا ایک ایک پھویا لیکر معطر ہوجائے اور باین اختصار میر بھی کسی اہم مطلب کو فوت ہونے نہین دیا البتہ بہت قیمتی کراماتی واقعات کو دانستہ چھوڑ دیا ہے - مین اس سوانح عجیبہ کو بالاکوٹ ہی تک ختم کرکے آپکے بعض خلفا نامدار کا حال لکھتا ہون ۔